السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے ہاتھوں میں ایک پمفلٹ ہے۔ اس کی عبارتیں پڑھ کر میں حیرت زدہ رہ گیا۔ آپ مجھے بتائیں کہ کیا یہ باتیں صحیح ہیں یا گھڑی ہوئی ہیں۔ اس پمفلٹ میں الشیخ احمد جو حرم نبی کی کنجیوں کے محافظ ہیں ان کی وصیت درج ہے۔ اس وصیت میں تمام مشرق ومغرب کے مسلمانوں کےلیے متعدد پند ونصائح ہیں اور آخر میں یہ درج ہے کہ بمبئی میں فلاں شخص نے اس وصیت کو شائع کرا کر لوگوں میں مفت تقسیم کرایا تو اللہ نے اسے پچس ہزار روپے بخشے۔ ایک دوسرے شخص نے اسے مفت تقسیم کرایا تو اسے چھ ہزار روپیوں کا فائدہ ہوا۔ ایک شخص نے اسے جھٹلایا تو اسی دن اپنے بیٹے سے ہاتھ دھو بیٹھا آخر میں یہ لکھا ہے کہ جس شخص نے اس پمفلٹ کو پڑھا اور اسے شائع کرا کر لوگوں میں تقسیم نہیں کرایا تو وہ بڑی بڑی مصیبتوں میں گرفتار ہو جائے گا۔ آپ کی اس وصیت کے بارے میں کیا رائے ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس وصیت کے بارے میں متعدد افراد نے بار بار سوال کیا ہے، یہ کوئی نئی شعبدہ بازی نہیں ہے۔ بلکہ سالوں قبل بھی میں نے اسی قسم کی وصیت پڑھی تھی اور اس میں بھی یہ وصیت اسی الشیخ احمد محافظ حرم نبوی کی طرف منسوب تھی۔ میں نے مدینہ منورہ جا کر متعدد لوگوں سے الشیخ احمد کے بارے میں دریافت کیا، کون تھے یا کہاں رہتے تھے؟ لیکن کسی کو بھی ان شیخ کی خبر نہیں ہے۔ کوئی بھی اس نام کے شیخ کو نہیں جانتا۔ حیرت کی بات ہے کہ مدینے میں تو اس شیخ سے کوئی واقف نہیں لیکن اس سے منسوب وصیتیں ان علاقوں سے نشر ہو رہی ہیں جہاں بدعتیں یا گمراہیاں عام ہیں یعنی ہندوستان۔ اس وصیت کو پڑھ کر کوئی بھی صاحب نظر سمجھ سکتا ہے کہ یہ من گھڑت ہے۔ مثال کے طور پر اس میں پشن گوئی ہے کہ قیامت بہت قریب ہے۔ یہ تو کوئی نئی بات نہیں ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ پہلے ہی میں اس سے متنبہ کر چکا ہے:

لَعَلَّ السّاعَةَ تَكونُ قَريبًا ٦٣ ... سورة الاحزاب

''شاید کہ وہ (قیامت کی گھڑی) قریب ہی آ گئی ہو''

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی فرما چکے ہیں کہ:

(بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ "(بخاري ومسلم بہ روایت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ"

''اپنی شہادت کی اُنگلی اور بیچ کی اُنگلی کو یکجا کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) میں اور قیامت ان دونوں انگلیوں کی طرح قریب قریب بھیجے گئے ہیں''

ان صراحتوں کے بعد اس کی چنداں ضرورت نہیں تھی کہ اللہ کسی شیخ کو خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرائے اور ان کی زبانی لوگوں کی یاددہانی کرائے۔ یاددہانی کےلیے اب کوئی رسول اور نبی نہیں آئے گا۔ اب صرف قرآن اور سنت ہی قیامت تک کےلیے ہدایت کا سرچشمہ ہیں۔

اللہ فرماتا ہے:

اليَومَ أَكمَلتُ لَكُم دينَكُم وَأَتمَمتُ عَلَيكُم نِعمَتى ... ٣ ... سورة المائدة

''آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لیے مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے''

ان تصریحات کے بعد اگر کوئی شخص کہتا ہے کہ اب بھی تذکیر کےلیے کسی شیخ کی وصیت ضروری ہے تو اس نے دین اسلام کو سمجھا ہی نہیں۔

اس وصیت میں لوگوں کو دھمکی دی گئی ہے کہ اگر انہوں نے اسے شائع کرا کر لوگوں میں تقسیم نہیں کرایا تو وہ مصیبتوں میں گرفتار ہو جائیں گے۔ حالاں کہ قرآن اور حدیث کے بارے میں بھی کوئی شخص یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ پڑھنے کے بعد شائع کرا کر لوگوں میں مفت تقسیم نہ کرنے والا مصیبتوں میں گرفتار ہو جائے گا۔ تو کیا نعوذ باللہ اس وصیت کی اہمیت قرآن وحدیث سے بھی بڑھ کر ہے؟

پمفلٹ میں اس بات کا دعویٰ کہ تقسیم کرانے والوں کو روپے پسوں کا فائدہ پہنچا کر دراصل کم فہم مسلمانوں کو صراط مستقیم سے دور لے جانے کا آسان نسخہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رزق حاصل کرنے کے جو طریقے مقرر کیے ہیں انہیں طریقوں سے ساری دنیا رزق کماتی ہے۔ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی رزق کمانے کےلیے انہیں طریقوں کو اختیار کیا۔ ان طریقوں سے ہٹ کر جس طریقے کی دعوت اس پمفلٹ میں دی گئی ہے، ظاہر ہے وہ لوگوں کو اپاہج بنانے والا ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاوی یوسف القرضاوی]

عقائد، جلد:1، صفحہ:115

محدث فتویٰ